ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.1.2026

حجیتِ عرف اور اس کے معتبر ہونے کی شرائط کا تجزیاتی مطالعہ

An Analytical Study of the Authority of Custom (ʿUrf) and the Conditions for Its Validity in Islamic Jurisprudence.

Mudasir Iqbal
Lecturer Islamiat Government Graduate College Taunsa, M.phil scholar Qurtba university of science and information technology Dera Ismaeel Khan
mi7888788@gmail.com
Sajida Kousar
M. Phil scholar department of Islamic studies Bahaudin Zakrya university Multan Pakistan.
ch7763985@gmail.com

Abstract:
This article examines the legal authority (Ḥujjiyyah) of ʿUrf (custom) and the essential conditions required for its recognition in Islamic jurisprudence. Islamic law acknowledges ʿUrf as a secondary source of legislation, provided that it does not contradict the Qur'an, Sunnah, or established principles of Shariah. The study highlights the concept, significance, and juristic basis of ʿUrf in the light of classical and contemporary Islamic legal thought. It further analyzes the conditions that render a custom legally valid, including its prevalence, continuity, clarity, and conformity with Islamic injunctions. Using an analytical and descriptive research methodology, the paper explores the role of ʿUrf in addressing contemporary legal and social issues. The findings demonstrate that a sound and recognized custom facilitates legal flexibility and strengthens the practical application of Islamic law while preserving its fundamental objectives. The study concludes that ʿUrf, when fulfilling the prescribed conditions, remains an effective instrument of ijtihād and legal interpretation in modern Islamic jurisprudence.
Keywords', *Legal Authority, Islamic Jurisprudence, Custom, Shariah, Islamic Law, Ijtihād, Validity of Custom.*

اسلامی شریعت ایک مکمل اور جامع نظامِ حیات ہے جو ہر دور اور ہر معاشرے کے تقاضوں کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انسانیت کی رہنمائی کرتی ہے۔ شریعت کے بنیادی مصادر قرآنِ کریم اور سنتِ نبوی ﷺ ہیں، تاہم ایسے بہت سے عملی اور معاشرتی معاملات پیش آتے ہیں جن کی جزئی تفصیلات نصوص میں موجود نہیں ہوتیں۔ ان امور میں فقہائے اسلام نے عرف کو ایک اہم اصولی ماخذ کی حیثیت سے تسلیم کیا ہے۔ عرف دراصل معاشرے میں رائج وہ معمول، طرزِ عمل یا روایت ہے جسے لوگ عمومی طور پر اختیار کرتے ہوں اور جو شریعت کے مسلمہ اصولوں سے متصادم نہ ہو۔ اسلامی فقہ میں عرف کی حجیت اور اس کے معتبر ہونے کی شرائط کو خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ انہی کی بنیاد پر عرف کو احکامِ شرعیہ کے استنباط اور تطبیق میں دلیل کے طور پر قبول کیا جاتا ہے۔ زیرِ نظر مقالہ اسی موضوع کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے، جس میں عرف کی شرعی حیثیت، اس کی حجیت اور اس کے معتبر ہونے کے لیے فقہائے اسلام کی بیان کردہ شرائط کا علمی و تحقیقی جائزہ لیا گیا ہے۔ اس تحقیق سے یہ واضح ہوگا کہ عرف اسلامی قانون کی وسعت، اعتدال اور عصری مسائل کے حل میں کس قدر مؤثر کردار ادا کرتا ہے۔

حجیت عرف

عرف ایک اہم شرعی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ لوگوں کے روزمرہ اکثر عمومی معاملات اسی پر بناء ہیں۔ قرآن وحدیث میں بھی عرف کی بنیاد پر احکام ثابت ہوتے ہیں اور فقہاء کرام نے اس کو ایک اصول کے طور پر قبول کیا ہے۔

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.9. No.1.2026

ذیل میں قرآن وحدیث سے عرف کی حجیت کے دلائل پیش کئے جاتے ہیں

قرآن مجید سے حجیت عرف

ارشاد باری تعالی ہے

خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ"[1]

ترجمہ: یعنی درگزر اور معافی اختیار کرو اور نیکی کا حکم کرو

آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے معروف (عرف) یا نیکی کا حکم دیا ہے۔

مفسرین کے مطابق یہاں "عرف" سے مراد وہ اچھے اعمال اور رسم ورواج ہیں، جو لوگوں میں معروف اور مقبول ہوں اور وہ شریعت کے خلاف نہ ہوں۔ جیسا کہ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں:

"ويدخل في ذلك جميع الطاعات"[2]

یعنی اس میں تمام نیک اعمال داخل ہیں۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت عرف کو قبول کرتی ہے، جب تک وہ اسلامی احکام کے مخالف نہ ہوں۔ اسی طرح امام قرطبی[3] بھی، عرف" کو معاشرتی لحاظ سے معروف (مروج) اور اچھی عادت کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ عرف کو اسلامی معاشرت میں اہمیت دی گئی ہے۔

امام قرطبیؒ فرماتے ہیں:

"كل خصلة حسنة ترضيها العقول وتطمئن اليها النفوس"[4]

ترجمہ یعنی ہر وہ اچھی عادت جس سے عقل سلیم راضی ہو اور نفوس اس سے مطمئن ہوں۔

2اسی طرح سورۃ البقرۃ آیت نمبر 233 میں اللہ تعالی ارشاد فرماتے ہیں۔

وَعَلَى ٱلْمَوْلُودِ لَهُۥ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِٱلْمَعْرُوفِ "[5]۔

ترجمہ: "اور بچے کے باپ پر ہے کہ وہ ان (ماؤں) کا کھانا اور کپڑا معروف رواج عرف کے مطابق دے"

---

[1] سورۃ الاعراف 199:07

[2] تفسیر القرآن العظیم، ج:6، ص:192

[3] القرطبی، مکمل نام **الإمام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی** (المتوفی 671ھ)، ایک جلیل القدر مفسر، محدث، اور فقیہ تھے۔ وہ اندلس (اسپین) کے شہر **قرطبہ** میں پیدا ہوئے اور اپنی علمی خدمات کی بدولت اسلامی دنیا میں معروف ہوئے ان کی مشہور کتاب **"الجامع الاحکام القرآن"** قرآن کی تفسیر پر ایک اہم اور جامع تصنیف ہے۔ یہ کتاب فقہی اور لغوی پہلوؤں کے ساتھ ساتھ قرآنی احکام کی وضاحت پر مشتمل ہے۔ قرطبی شافعی فقہ سے تعلق رکھتے تھے، لیکن ان کی تفسیری آراء میں دیگر مکاتبِ فکر کی بھی جھلک ملتی ہے۔

(موقع وزاۃ الاوقاف المصریۃ، تراجم موجزۃ للاعلام، ج1, ص445)

[4] ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر القرطبی، الجامع الاحکام القرآن (مؤسسہ الرسالہ، بیروت، الطبعہ الاولی، سن اشاعت: 1427ھ) ج:9، ص:421

[5] سورۃ البقرۃ 233:02

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL

Vol.9. No.1.2026

تفسیر ابن کثیر میں اس آیت میں المعروف" سے مراد یہ ہے کہ والد بچے کی ماں کو کھانا اور لباس معاشرتی طور پر عرف کے مطابق دے جیسا کہ ابن کثیر فرماتے ہیں:

"أي بما جرت به عادة امثالهن في بلدهن من غير اسراف ولا اقتار"[6]

اس سے واضح ہوتا ہے کہ معاشرتی عرف کو مد نظر رکھتے ہوئے خرچ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔

ابن جریر طبری[7] نے تفسیر طبری میں بھی "المعروف کی تشریح عرف کے مطابق کی گئی ہے

"و یعنی بقوله المعروف بما یجب بمثلها علی مثله "[8]

3سورۃ الطلاق کی آیت نمبر 7 میں حکم باری تعالی ہے

لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّن سَعَتِهِ ۖ---- "[9]

یعنی "وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے اور جس پر رزق تنگ ہو تو وہ

اس میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔

تفسیر روح المعانی میں علامہ آلوسی[10] نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ

"لینفق کل واحد من الموسر والمعسر ما يبلغه وسعه "[11]

یعنی "مالدار اور تنگ دست اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔

ان آیات کی تفاسیر سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلامی احکام میں عرف کو ایک اہم عنصر کے طور پر شامل کیا گیا ہے.

---

[6] تفسیر القرآن العظیم، ج:3، ص:298

[7] **محمد بن جریر الطبری:** ابو جعفر الطبری، ایک مشہور محدث اور مؤرخ تھے۔ ان کی مشہور کتابیں جامع البیان اور تاریخ الامم والملوک ہیں۔ ان کا انتقال 310 ہجری میں ہوا، محمد بن جریر الطبری 224ھ (839ء) میں **آمل، طبرستان** (موجودہ ایران) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد، انہوں نے علمی جستجو میں، **بغداد، کوفہ، بصرہ، شام اور مصر** کا سفر کیا اور اس دور کے نامور علما سے کسب علم کیا۔ طبری ابتدا میں شافعی فقہ کے پیروکار تھے، مگر بعد میں انہوں نے اپنا ایک مستقل فقہی مسلک (مذہب طبری) قائم کیا، جو بعد میں زیادہ فروغ نہ پا سکا۔

(ابو جعفر محمد بن جریر الطبری، تاریخ الامم والملوک 310 ھجری، دار الکتب العلمیۃ– بیروت الطبعۃ الأولی، 1407 عدد الأجزاء:5، ج1، ص 73)

[8] ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید الطبری، جامع البیان من تاویل القرآن (موسسۃ الرسالہ بیروت، الطبعہ الاولی، سن اشاعت:1994ء) ج:2، ص:59

[9] سورۃ طلاق 07:65

[10] شہاب الدین الآلوسی، (1217)ھ /1802ء-1270ھ /1854ء) ایک مشہور عرب عالم، مفسر، محدث، ادیب اور فقیہ تھے۔ ان کا پورا نام **شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی** تھا۔ وہ بغداد کے آلوسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، جو علمی و دینی لحاظ سے معروف تھا۔ ایک مفسر اور فقیہ تھے انہوں نے روح معانی جیسے شہرہ آفاق تفسیر لکھی۔ وہ اسلامی علوم میں سلفی طرزِ فکر کے حامل تھے اور تقلید کے بجائے تحقیق کو اہمیت دیتے تھے، وہ خلافتِ عثمانیہ کے دور میں بغداد کے مفتی بھی رہے۔ (عمر رضا کحالۃ، معجم المؤلفین، مؤسسہ الرسالہ، ج12, ص175)

[11] شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الآلوسی البغدادی، روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسبع المثانی (دار الفکر، بیروت، الطبعہ الاولی، سن اشاعت:1431ھ /2010ء) ج:2، ص:233

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.9. No.1.2026

احادیث مبارکہ سے حجیت عرف

قرآن مجید کی طرح سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی عرف کی حجیت ثابت ہوتی ہے۔بہت ساری احادیث مبارکہ ہیں۔ جن سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عرف کو شرعی احکام میں نہایت اہم مقام اور اہمیت حاصل ہے۔

1۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے:

"المسلمون على شروطهم [12]

یعنی مسلمان اپنی شرائط کے پابند ہیں۔

اس حدیث سے یہ اصول مستنبط ہوتا ہے کہ اگر دو مسلمان باہمی رضامندی سے کوئی شرط یا معاہدہ طے کرتے ہیں۔ تو اس کی پابندی بھی لازم ہے بشرطیکہ وہ شرط یا معاہدہ شریعت کے منافی نہ ہو۔

2۔اسی طرح آپ علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن"[13]

یعنی "جو چیز مسلمانوں کے ہاں اچھی ہو وہ اللہ کے نزدیک بھی اچھی ہے۔

اس حدیث مبارکہ سے واضح ہوتا ہے کہ مسلمانوں کا جو اجتماعی عرف اور رواج ہو بشرط یہ کہ وہ شریعت کے اصولوں کے عین مطابق ہو تو، اسے اللہ تعالی نے بھی پسند فرمایا ہے اس سے یہ استدلال کیا گیا ہے کہ اگر کوئی عرف اخلاقی و معاشرتی لحاظ سے مستحسن ہو تو اسے قبول کیا جا سکتا ہے۔

3۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زوجہ ابوسفیان حضرت ہندہ رضی اللہ عنھا سے فرمایا:

" خذی انت وولدك ما يكفيك بالمعروف"[14]

ترجمہ: یعنی اپنے اور بچے کے لیے جو کافی ہو، عرف کے مطابق لے لو"

الغرض فقہ اسلامی کے تمام مکاتب فکر نے عرف کو ایک معتبر ذریعہ تسلیم کر لیا ہے، خصوصاً جب کوئی نص صریح موجود نہ ہو۔

امام مالک، امام شافعی اور امام ابو حنیفہ رحمھم اللہ [15] جیسے جلیل القدر فقہاء کرام نے بھی عرف کو قانون سازی کا ایک اہم اصول مانا ہے

---

[12] ابو داؤد سلمان بن الاشعث السجستانی، سنن ابی داود، (مکتبہ رحمانیہ لاہور، سن اشاعت:ن م) کتاب القضاء، باب الصلح، ج:2،ص:150، رقم الحدیث 3594:

[13] احمد بن محمد بن حنبل، مسند الامام احمد (دار الفکر، سن شاعت:1994ء) ج:1، ص:379

[14] ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاري (قدیمی کتب خانہ، کراچی، الطبعۃ الاولی، سن اشاعت:1357ھ/1935) ج:1، ص:294

[15] ابو حنیفہ: امام ابو حنیفہ النعمان بن ثابت، فقہ حنفی کے بانی تھے۔ فقہ کو حماد بن سلیمان سے حاصل کیا۔ آپ سن 80ھ کو پیدا ہوئے اور 150 ہجری کو بغداد میں انتقال کر گئے 70 سال کی عمر میں، اسلام کے چار بڑے فقہی مذاہب میں سے ایک، **مذہبِ حنفی** کے بانی تھے۔ ان کا اصل نام **نعمان بن ثابت** تھا اور وہ **کوفہ، عراق** میں پیدا ہوئے۔ فقہ، حدیث، اور کلام میں مہارت رکھتے تھے۔ اصولِ استحسان (یعنی قیاس کے مقابلے میں زیادہ موزوں دلیل اختیار کرنا) پر زور دیا۔ ان کے شاگردوں امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ نے ان کے فقہی اصولوں کو مزید پھیلایا۔ (ابو زکریا یحییٰ بن شرف النووی، تہذیب الاسماء واللغات، دار الکتب العلمیہ، ج2،ص216)

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

عرف کے معتبر ہونے کے لیے شرائط:

عرف ہر جگہ اور ہر قسم کا عرف معتبر نہیں ہوتا بلکہ اس کے لیے چند مخصوص شرائط ہیں، جن کا پایا جانا ضروری ہے۔

1۔ عرف پر عمل کی وجہ سے کسی نص کی مخالفت لازم نہ آئے جیسے شراب نوشی کہ یہ نص کی وجہ سے حرام ہے، اب عرف کی وجہ سے، کہ کسی علاقے میں یہ معروف ہو جائے اور تمام لوگ اس کو پینے لگیں، یہ جائز اور حلال نہیں ہو سکتا، جیسے عبدالکریم زیدان[16] فرماتے ہیں:

"أن لا يكون مخالفا للنص "[17]

ترجمہ: "یعنی عرف نص کے خلاف نہ ہو"

2۔ عرف صراحت کے خلاف نہ ہو جیسے خریداری کے وقت بعض اشیاء میں عرف یہ ہوتا ہے کہ سامان پہنچانے کے اخراجات بائع کے ذمے ہوتے ہیں لیکن اگر بائع وقت بیع یہ تصریح کردے کہ اس کے پہنچانے کے اخراجات میرے ذمے نہیں ہوں گے تو اس وقت عرف متروک ہو گا اور اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ:

"الا يعارض العرف تصريح بخلافه"[18]

یعنی عرف تصریح کے خلاف نہ ہو۔

3۔ عرف کے مقبول اور معتبر ہونے کے لیے تیسری شرط یہ ہے عرف معاملے کے وقت موجود ہو، عبدالکریم الزیدان فرماتے ہیں۔

ان يكون العرف الذي يحمل عليه التصرف موجودا وقت انشائه"[19]

مثلاً بعض چیزوں میں قسطوں پر فروخت یا خریداری کا عرف ہے، اب کوئی معاملہ ہوا لیکن معاملے کے وقت اس چیز میں قسطوں پر فروخت کرنے کا عرف نہیں تھا۔ بعد میں اس چیز کی خرید و فروخت بھی اقساط پر ہونے لگی تو جو معاملہ ہوا ہے اس میں اقساط کے ساتھ ادائیگی کا عرف معتبر نہیں ہو گا کیونکہ انعقاد کے وقت یہ عرف موجود نہیں تھا۔ عبد الکریم الزیدان کے قول (انشائہ) کا یہی مطلب ہے۔

4۔ عرف کے معتبر ہونے کی چوتھی شرط یہ ہے کہ عرف جاری ہو یعنی ختم نہ ہوا ہو، عام ہو اور معروف ہو بلکہ باقی ہو، لیکن اگر کوئی عرف ختم ہو جائے تو پھر اس کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

16عبد الکریم زیدان ایک معروف عراقی فقیہ، مفسر، اور اسلامی قانون دان تھے۔ وہ فقہِ اسلامی اور شریعت کے ماہر سمجھے جاتے تھے اور کئی علمی کتب کے مصنف تھے۔ جنہوں نے دیوان شعر اور شرح لامیہ العرب جیسے کام کیے۔ عبد الکریم زیدان 1921ء میں عراق میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اسلامی علوم میں مہارت حاصل کی اور بغداد یونیورسٹی سے فقہ اسلامی میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ عبد الکریم زیدان بغداد یونیورسٹی میں اسلامی قانون کے پروفیسر رہے اور مختلف علمی اور دینی حلقوں میں اسلامی شریعت کے حوالے سے نمایاں کردار ادا کیا۔ ان کا انتقال 1941 میں ہوا۔ (معجم المؤلفین، ج5، ص315)

17عبد الکریم الزیدان، الوجیز فی اصول الفقہ، (موسسہ قرطبہ، الطبعہ السادسہ، سن اشاعت: ن م) ص:252

18الوجیز فی اصول الفقہ، ص:257

19الوجیز فی اصول الفقہ، ص:256

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.9. No.1.2026

جیسا کہ ابن نجیم فرماتے ہیں:

"أن يكون العرف مطردا معروفا وأن يكون العرف عاما"[20]

ترجمہ: عرف کا معروف ہونا ضروری ہے اور یہ بھی کہ عرف عام ہو۔

اختلاف عرف کے ساتھ اختلاف احکام

عرف کی تبدیلی سے شرعی احکام میں تبدیلی کا مسئلہ فقہ اسلامی کا ایک اہم باب ہے اور اس اصول کو فقہ اسلامی میں نہ صرف تسلیم کیا گیا ہے بلکہ اس کی حوصلہ افزائی کی گئی ہے کہ عرف وعادت کے بدلنے سے فقہی احکام میں بھی تبدیلی رونما ہوتی ہے، بشرط یہ کہ وہ کسی نص قطعی کے خلاف نہ ہوں۔ اس لیے عبد الکریم الزیدان فرماتے ہیں

الأحكام المبنية على العرف والعادة ، تتغير اذا تغيرت العادة ، وهذا هو المقصودمن قول الفقهاء[21]. "

یعنی عرف وعادت پر مبنی احکام، عرف / عادت کے بدلنے سے تبدیل ہوتے ہیں اور فقہاء کرام کے اقوال کا مقصد ہی یہی ہے۔

اسی طرح جلال الدین سیوطیؒ[22] فرماتے ہیں:

الثابت بالعرف كا لثابت بالنص " [23]

یعنی جو بات عرف سے ثابت ہو وہ ایسے ہی ہے جیسے وہ کسی نص سے ثابت ہو چکی ہو۔

امام سیوطی نے یہاں ایک اصول بیان فرمایا ہے کہ شریعت میں عرف وعادت کا اعتبار ایسا ہی ہے جیسے کسی واضح نص یعنی قرآن وحدیث کا، لیکن یہ شرط ضرور ملحوظ نظر ہو کہ وہ شریعت کے اصولوں سے متصادم نہ ہو۔

فتاوی عالمگیری میں بھی صراحتاً یہ بیان کیا گیا ہے۔

تغيير العرف يوجب تغيير الحكم[24]

یعنی عرف کے بدلنے سے حکم بھی بدل جاتا ہے۔

---

[20] ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم، الاشباہ والنظائر (دار الکتب العلمیہ، بیروت، الطبعہ الاولی، سن اشاعت: 1419ھ) ص: 79

[21] الوجیز فی اصول الفقہ، ص: 257

[22] جلال الدين السيوطي، ایک مشہور حافظ، مؤرخ اور فقیہ تھے، جنہوں نے الإتقان في علوم القرآن اور الحاوي للفتاوي جیسے کام کیے۔ ان کا انتقال 911 ہجری میں ہوا۔ وہ مصر کے علمی مرکز قاہرہ میں پیدا ہوئے اور اپنی زندگی کا بیشتر حصہ وہیں گزارا۔ سیوطیؒ کو اپنی کثیر التصانیف علمی خدمات کے سبب اسلامی تاریخ کے اہم علماء میں شمار کیا جاتا ہے۔ ان کے والد ایک فقیہ تھے، مگر وہ بچپن میں ہی یتیم ہو گئے۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم قاہرہ میں حاصل کی اور مختلف اساتذہ سے حدیث، تفسیر، فقہ، لغت اور دیگر علوم میں مہارت حاصل کی۔ وہ شافعی فقہ کے پیروکار تھے۔ (عمر رضا کحالہ، معجم المؤلفین مؤسسہ الرسالہ، ج2,ص،120)

[23] جلال الدین سیوطی، الاشباہ والنظائر (دار الکتب العلمیہ، بیروت، سن اشاعت: 1998) ج: 1، ص: 87

[24] جماعة من علماء الهند الاعلام، فتاوی عالمگیریة (دار الکتب العلمیہ، بیروت، سن اشاعت: 2000م) ج: 2، ص: 256

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

یعنی فتاوی عالمگیری میں ایک اصول بیان کیا گیا ہے کہ عرف وعادت کا حکم بھی معتبر ہے اور عرف میں تبدیلی آنے سے اس حکم میں بھی تبدیلی آئے گی خصوصاجب حکم عرف پر مبنی ہو۔علامہ کاسانی اختلاف عرف کے ساتھ اختلاف احکام پر تصریح کرتے
ہوئے لکھتے ہیں:

"إن كان الحكم متعلقا بالعرف فهو مختلف باختلاف العرف "[25]

یعنی اگر حکم کا انحصار عرف پر ہو تو عرف کے بدلنے سے حکم بھی بدل جائے گا۔

یعنی علامہ کاسانی[26] کے ہاں حکم عرف کے تابع ہے اور عرف کی تبدیلی سے حکم میں بھی تبدیلی لائی جاسکتی ہے

علامہ شاطبی[27] کے ہاں بھی احکام کو عرف وعادت کے مطابق بدلنے میں کوئی حرج نہیں جب تک کوئی قطعی نص اس عادت کے خلاف موجود نہ ہو مثلاً فرماتے ہیں:

الأحكام تتبع العادات إذا لم يوجد ما ينافيها"[28]

یعنی احکام عادات کے مطابق ہوتے ہیں بشرطیہ کہ ایسی کوئی دلیل نہ ہو جو ان عادات کے مخالف ہو

صاحب مجمع الانہر نے اس کو شرط کی طرح معتبر مانا ہے۔فرماتے ہیں:

المعروف عرفاً كا المشروط شرطا "[29]

یعنی جو بات عرف میں معروف و معلوم ہو وہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی بات شرط کے طور پر معتبر ہو۔

عرف کے بدلنے کے احکام میں تبدیلی کی مثالیں

مہر کی مقدار میں تبدیلی:

زمانہ قدیم میں مہر کی مقدار مخصوص سماجی اور معاشی حالات کے مطابق مقرر کی
جاتی تھی۔آج بھی عرف کی تبدیلی کی وجہ سے مہر کی مقدار میں کمی یا اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

---

[25]علاء الدین ابو بکر بن مسعود الکاسانی، البدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (دار الکتب العلمیہ، سن اشاعت: 2003)ج:6،ص:25

[26] سعد الدین کاسانی، ایک فقیہ اور صوفی تھے، جنہوں نے بدائع الصنائع جیسے فقہی کتابیں لکھیں۔ان کا انتقال 1296 ہجری میں ہوا۔وہ **فقہ، اصول فقہ، اور اسلامی قانون** کے ایک بڑے عالم تھے۔سعد الدین کاسانی اپنے زمانے کے بڑے فقہاء میں شمار ہوتے ہیں۔ان کی کتاب "بدائع الصنائع" کو فقہ حنفی میں خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اس میں احکامِ شرعیہ کی ترتیب اور دلائل کو نہایت عمدگی سے بیان کیا گیا ہے۔وہ امام **علاء الدین سمرقندی** کے شاگرد بھی تھے اور بعد میں ان کے داماد بھی بنے۔(صلاح الدین الصفدی، الوافی بالوفیات ج2,ص299 دار الکتب العلمیہ، بیروت)

[27]فخر الدین الشاطبی، اس کا پورا نام **ابراهيم بن موسى بن محمد اللخمي الغرناطي** ہے۔ایک مشہور فقیہ اور اصولی تھے، جنہوں نے الموافقات جیسے کتابیں تصنیف کیں۔ان کا انتقال 1388 میں غرناطہ (اسپین) میں وفات پائی۔ان کی فکر آج بھی اسلامی علوم میں ایک بنیادی حوالہ سمجھی جاتی ہے۔ان کی کتاب "**الموافقات فی اصول الشریعہ** "اصولِ فقہ پر ایک شاہکار جس میں مقاصدِ شریعت کو واضح کیا گیا ہے۔(صلاح الدین الصفدی، الوافی بالوفیات ج1,ص145 دار الکتب العلمیہ، بیروت)

[28]ابو اسحاق ابراهيم بن موسى بن محمد اللخمي الشاطبيي القرناطي الموافقات (دار المعرفت بیروت، سن اشاعت: ن م)ج:2،ص:299

[29]عبد الرحمن بن محمد بن سلمان، مجمع الانہر (بیروت: الکتب العلمیہ، سن اشاعت:2002)ج:1،ص:55

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

علامہ سرخسی[30] فرماتے ہیں:
لأن المهور تختلف باختلاف البلدان عادة "[31]
یعنی شہر کے مختلف ہونے سے مہر بھی مختلف ہوا کرتا ہے
کیونکہ ہر شہر کا عرف ہوتا ہے۔ اس سے پہلے فرماتے ہیں کہ لان المهور تختلف باختلاف هذه الأوصاف "
یعنی اوصاف کی تبدیلی سے بھی مہر کی مقدار مختلف ہو سکتی ہے ان اقوال کے پیش کرنے کا واحد مقصد یہی ہے کہ بعض علاقوں اور شہروں میں کسی وصف کو فوقیت دی جاتی ہے جب کہ دوسرے شہر میں وہی وصف اور صفت کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

لباس کے مسائل:

شریعت مطہرہ نے لباس کے حوالے سے عمومی اصول دیے ہیں جیسے ستر پوشی وغیرہ لیکن لباس کی مخصوص شکلیں عرف کے ساتھ تبدیل ہو سکتی ہیں، بشرط یہ کہ وہ حیا اور شریعت کے اصولوں کے عین موافق ہوں۔

پہلے زمانے میں عرب میں مرد حضرات جبہ اور عباء پہنا کرتے تھے لیکن آج مختلف خطوں میں مردوں کے عرف کے مطابق لباس تبدیل ہو چکا ہے. ابن قدامہ[32] کا قول ہے
اللباس الذي يعتاد به الناس إذا كان ساتراً للعورة وموافقا لأحكام الشرع فهو جائز[33]
یعنی جو لباس لوگوں میں مروج ہو، اگر وہ ستر پوشی کرتا ہو اور شریعت کے مطابق ہو تو جائز ہے .

پیشوں کی اجرت اور اوقات کار

پہلے اجرت اور کام کے اوقات میں اتنی سختی نہیں ہوتی تھی لیکن آج کل عرف کے مطابق باقاعدہ معاہدات ہوتے ہیں۔ جن میں کام کے اوقات اور اجرت کا تعین ہوتا ہے۔
الاجر يتبع ما تعارف عليه الناس في وقت العقد ما لم يخالف الشرع "[34]
یعنی اجرت کا تعین عرف کے مطابق ہو گا بشرط یہ کہ وہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔

---

[30] سرخسی (محمد بن احمد بن ابی سھل السرخسي) ایک مشہور فقہائے احناف میں سے تھے۔ وہ تقریباً **11ویں صدی** میں موجود تھے اور اپنے علمی کاموں کی وجہ سے شہرت رکھتے ہیں۔ ان کا تعلق **سرخس**) موجودہ ایران) سے تھا، اسی نسبت سے انہیں "سرخسی" کہا جاتا ہے۔ سرخسی کو ایک وقت میں اپنے بعض فتاویٰ کی وجہ سے حکمرانوں نے قید کر دیا تھا، مگر اسی قید کے دوران انہوں نے **المبسوط** جیسی عظیم کتاب زبانی املا کرائی، جو ان کی غیر معمولی علمی صلاحیتوں کا ثبوت ہے۔ ان کی وفات **1090**ء کے قریب ہوئی۔ (تراجم موجزۃ للاعلام ج1، ص264)

[31] شمس الدین سرخسی، کتاب المبسوط (دار المعرفۃ بیروت، سن اشاعت: ن م) ج:5، ص:64.

[32] **ابن قدامہ** (وفات 620 ھ): ایک مشہور حنبلی فقیہ اور محدث، جنہوں نے کئی اہم دینی کتب لکھیں اور اپنی زندگی میں بغداد چلا اور عبد القادر جیلانی سے استفادہ کیا اور پھر واپس دمشق کا سفر کیا اور المغنی تصنیف کی اور بغداد میں آیا وفات دمشق میں ہوئی۔ ابن قدامہ ایک **جلیل القدر فقیہ، محدث اور حنبلی مسلک کے ممتاز عالم** تھے۔ انہوں نے دمشق میں رہ کر علم حاصل کیا اور اپنے زمانے کے بڑے علماء سے استفادہ کیا۔ وہ **فقہ حنبلی** کے سب سے بڑے ماہرین میں شمار ہوتے ہیں۔ (تراجم موجزۃ للأعلام ج2، ص144)

[33] موفق الدین ابو محمد ابن قدامہ المقدسي، المغنی (دار الفکر بیروت، سن اشاعت: 1985ء) ج:1، ص:576

[34] رد المحتار علی الدر المختار، ج:5، ص:29

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
Vol.9. No.1.2026

زبانی وتحریری معاہدات

زمانہ قدیم میں زبانی روایت کے معاہدے کافی سمجھے جاتے تھے لیکن آج تحریری معاہدات ہوا کرتے ہیں

تاکہ کسی تنازعے کی صورت میں کوئی حوالہ موجود ہو مثلاًوالمرجع فی ذلك الی العرف ، فما تعارف علیه الناس من اعتبار العقد الموثق كتابة او شفاهة فهو المعتبر "[35]

1)یعنی اس معاملے میں عرف کا اعتبار ہوگا، جو طریقہ لوگوں کے درمیان مروج ہو، چاہے وتحریری ہو یا زبانی، وہی معتبر ہوگا۔

مردوعورت کی گواہی

بعض معاملات میں صرف مردوں کی گواہی معتبر سمجھی جاتی تھی لیکن آج ان معاملات میں خواتین بھی برابر شریک ہوتی ہیں، اس لیے ان کی گواہی قبول کی جاتی ہے،

تعتبر شهادة النساء في الأمور التي صار العرف على اشتراكهن فيها "[36]

یعنی ان معاملات میں خواتین کی گواہی معتبر ہوگی، جن میں عرف کے مطابق وہ شریک ہوں۔

نماز کے اوقات میں عرف کے مطابق تبدیلی

پہلے نماز کے اوقات کا اعلان اذان کے ذریعے کیا جاتا تھا لیکن آج کل عرف کے مطابق مساجد میں بورڈ وغیرہ پر نماز کے مخصوص اوقات لکھے جاتے ہیں یا ڈیجیٹل طریقے کے اطلاع دی جاتی ہے۔

ابن عابدین شامی فرماتے ہیں۔

الوسائل المتبعة في الأخبار عن اوقات الصلاة تتبع العرف ما لم تخل بالشرع"[37]

یعنی نماز کے اوقات کی اطلاع کے ذرائع عرف کے مطابق ہوں گے بشرطیکہ وہ شریعت سے متصادم نہ ہوں۔

مذکورہ بالا تمام مثالیں اس بات کی دلیل ہیں کہ فقہ اسلامی عرف کو کتنی اہمیت دیتی ہیں اور وقت وحالات کے مطابق شرعی احکام میں ایسی تبدیلی کی گنجائش موجود ہے جو شریعت کے اصولوں کے خلاف اور اس کے متصادم نہ ہو۔

تجزیہ

عرف اسلامی فقہ کا ایک اہم اصولی ماخذ ہے جس نے شریعت کے عملی نفاذ میں ہمیشہ اہم کردار ادا کیا ہے۔ زیرِ نظر مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ فقہائے اسلام نے عرف کو مستقل مصدرِ شریعت کے بجائے ایک معاون اصول کے طور پر تسلیم کیا ہے، جو نصوصِ شرعیہ کی روشنی میں مسائل کے حل میں مدد فراہم کرتا ہے۔ قرآن وسنت میں "معروف" کے تصور سے عرف کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے، تاہم اس کی حجیت کو مخصوص شرائط کے ساتھ مشروط رکھا گیا ہے۔ فقہاء نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہی عرف معتبر ہوگا جو شریعت کے کسی قطعی حکم سے متصادم نہ ہو۔

عرف کے معتبر ہونے کے لیے اس کا عام، معروف، مسلسل اور معاملے کے وقت موجود ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یہ اصول اسلامی قانون کو جامد ہونے سے بچاتا ہے اور بدلتے ہوئے معاشرتی حالات کے مطابق مسائل کے حل میں آسانی پیدا کرتا ہے۔ فقہی مذاہب خصوصاً حنفی، مالکی اور شافعی فقہاء نے عرف کو مختلف معاملات میں اہمیت دی ہے۔

---

[35] بدائع الصنائع، ج:5، ص:150

[36] ابن نجیم، الاشباہ والنظائر، ج:3، ص:203

[37] حاشیہ ابن عابدین، ج:1، ص:420

ISSN E: 2709-8273
ISSN P:2709-8265
JOURNAL OF APPLIED LINGUISTICS AND TESOL
JALT

تحقیقی جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ عرف کی بنیاد پر بننے والے احکام حالات اور زمانے کی تبدیلی کے ساتھ تبدیل ہو سکتے ہیں، لیکن بنیادی شرعی اصول اپنی جگہ برقرار رہتے ہیں۔ مہر، لباس، اجرت اور معاملاتِ تجارت کی مثالیں اس بات کی واضح دلیل ہیں کہ فقہ اسلامی نے انسانی معاشرتی ضروریات کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھا ہے۔ لہٰذا عرف شریعت کے مقاصد کے حصول، آسانی پیدا کرنے اور نئے پیش آمدہ مسائل کے حل میں ایک مؤثر ذریعہ ہے۔

خلاصہ

اس تحقیق میں اسلامی فقہ میں عرف کی حجیت اور اس کے معتبر ہونے کی شرائط کا اصولی و تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ تحقیق سے واضح ہوتا ہے کہ عرف اسلامی قانون کا ایک اہم معاون اصول ہے، جسے فقہائے اسلام نے قرآن وسنت کی روشنی میں معتبر قرار دیا ہے۔ شریعت نے انسانی معاشرت کے بدلتے ہوئے حالات اور ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے عرف کو خاص اہمیت دی ہے، تاکہ ایسے معاملات میں آسانی پیدا کی جا سکے جن کے بارے میں صریح نص موجود نہ ہو۔ تاہم ہر رائج رسم یا عادت شرعاً قابلِ قبول نہیں ہوتی، بلکہ صرف وہی عرف معتبر سمجھا جاتا ہے جو قرآن وسنت، اجماع اور مقاصدِ شریعت سے متصادم نہ ہو۔ فقہائے کرام نے عرف کے معتبر ہونے کے لیے متعدد شرائط بیان کی ہیں، جن میں اس کا عام، معروف، مسلسل، واضح اور معاملے کے وقت موجود ہونا بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اس تحقیق سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عرف پر مبنی فقہی احکام زمانے، حالات اور معاشرتی ضروریات کی تبدیلی کے ساتھ تبدیل ہو سکتے ہیں، جبکہ قطعی نصوص سے ثابت احکام میں کسی قسم کی تبدیلی کی گنجائش نہیں۔ مزید بر آں، عرف اسلامی فقہ میں اعتدال، آسانی، مصلحتِ عامہ اور عملی تطبیق کے اصول کو مضبوط بناتا ہے۔ عصرِ حاضر میں پیدا ہونے والے نئے معاشرتی، معاشی اور قانونی مسائل کے حل میں بھی معتبر عرف ایک مؤثر اور قابلِ اعتماد اصول ثابت ہوتا ہے۔ مجموعی طور پر یہ تحقیق اس حقیقت کو اجاگر کرتی ہے کہ عرف اسلامی قانون کی وسعت، لچک اور ہمہ گیری کا مظہر ہے اور شرعی حدود کے اندر رہتے ہوئے اجتہاد اور قانون سازی کے عمل میں نمایاں کردار ادا کرتا ہے۔

نتائج تحقیق

1. عرف اسلامی فقہ کا ایک معتبر اصولی ماخذ ہے جو شریعت کے عملی اطلاق میں معاون کردار ادا کرتا ہے۔
2. قرآن وسنت میں معروف اور معاشرتی بھلائی کے اصول کے ذریعے عرف کی اہمیت کو تسلیم کیا گیا ہے۔
3. ہر عرف حجت نہیں بلکہ صرف وہی عرف معتبر ہے جو شریعت کے خلاف نہ ہو۔
4. عرف کے معتبر ہونے کے لیے اس کا عام، مسلسل، واضح اور معاملے کے وقت موجود ہونا ضروری ہے۔
5. فقہاءِ اسلام نے عرف کو بدلتے ہوئے معاشرتی حالات کے حل کے لیے ایک مؤثر ذریعہ قرار دیا ہے۔
6. عرف پر مبنی فقہی احکام زمانے اور حالات کی تبدیلی سے تبدیل ہو سکتے ہیں۔
7. عرف اسلامی قانون میں اعتدال، آسانی اور معاشرتی ضروریات کی رعایت کو ظاہر کرتا ہے۔

سفارشات

1. عصرِ حاضر میں پیدا ہونے والے نئے معاشرتی، معاشی اور قانونی مسائل کے حل کے لیے عرف کے اصول کو اصولِ فقہ کی روشنی میں مزید تحقیق اور اجتہاد کا محور بنایا جائے۔
2. جامعات اور دینی تحقیقی اداروں میں عرف اور اس کی حجیت پر مستقل تحقیقی منصوبے، سیمینارز اور علمی مکالموں کا انعقاد کیا جائے تاکہ اس موضوع پر معیاری علمی سرمایہ میں اضافہ ہو۔
3. فقہی تحقیقات میں مقامی، علاقائی اور بین الاقوامی عرف کا تقابلی مطالعہ کیا جائے، تاکہ بدلتے ہوئے معاشرتی حالات میں شرعی رہنمائی مؤثر انداز میں فراہم کی جا سکے۔
4. علماء، مفتیانِ کرام اور محققین عرفِ صحیح اور عرفِ فاسد کے درمیان واضح امتیاز کو عام کریں تاکہ معاشرے میں غیر شرعی رسوم کو دینی جواز نہ مل سکے۔
5. عدالتوں، شرعی اداروں اور افتائی مراکز میں ایسے معاملات میں معتبر عرف سے رہنمائی حاصل کی جائے جن کے متعلق کوئی صریح شرعی نص موجود نہ ہو۔

6. اصولِ فقہ کے نصاب میں عرف کی عملی، قانونی اور معاشرتی اہمیت کو جدید مثالوں کے ساتھ شامل کیا جائے تاکہ طلبہ اس کے اطلاقی پہلوؤں سے بخوبی آگاہ ہو سکیں۔
7. جدید مالیاتی، تجارتی، ڈیجیٹل اور سماجی معاملات میں شرعی اصولوں کے مطابق معتبر عرف سے استفادہ کرتے ہوئے اجتہادی رہنمائی فراہم کی جائے۔
8. عوام میں یہ شعور بیدار کیا جائے کہ ہر رائج رسم یا معاشرتی روایت شرعاً معتبر نہیں ہوتی، بلکہ صرف وہی عرف قابلِ قبول ہے جو قرآن و سنت اور مقاصدِ شریعت کے مطابق ہو۔
9. اسلامی قانون کی عصری تطبیق اور مؤثر قانون سازی کے لیے عرف کے اصول کو مقاصدِ شریعت، مصلحتِ عامہ اور عدل و انصاف کے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کر کے فروغ دیا جائے۔

Bibliography

1. Al-Quran Al-Kareem.
2. Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail. Sahih al-Bukhari. Beirut: Dar Ibn Kathir.
3. Muslim bin al-Hajjaj. Sahih Muslim. Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi.
4. Ibn Kathir, Ismail bin Umar. Tafsir al-Quran al-Azim. Riyadh: Dar Tayyibah.
5. Al-Qurtubi, Muhammad bin Ahmad. Al-Jami‘ li Ahkam al-Quran. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah.
6. Al-Tabari, Muhammad bin Jarir. Jami‘ al-Bayan fi Tafsir al-Quran. Beirut: Dar al-Turath.
7. Al-Suyuti, Jalal al-Din. Al-Ashbah wa al-Naza’ir. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah.
8. Ibn Nujaym, Zayn al-Din. Al-Ashbah wa al-Naza’ir. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah.
9. Al-Shatibi, Ibrahim bin Musa. Al-Muwafaqat fi Usul al-Shariah. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah.
10. Al-Kasani, Ala al-Din. Bada’i al-Sana’i fi Tartib al-Shara’i. Beirut: Dar al-Kutub al-Ilmiyyah.
11. Zaydan, Abdul Karim. Al-Wajiz fi Usul al-Fiqh. Beirut: Mu’assasat al-Risalah.
12. Ibn Abidin, Muhammad Amin. Radd al-Muhtar ‘ala al-Durr al-Mukhtar. Beirut: Dar al-Fikr.
13. Al-Sarakhsi, Muhammad bin Ahmad. Al-Mabsut. Beirut: Dar al-Ma‘rifah.
14. Al-Alusi, Shihab al-Din. Ruh al-Ma‘ani fi Tafsir al-Quran al-Azim. Beirut: Dar Ihya al-Turath al-Arabi.
15. Al-Fatawa al-Hindiyyah (Fatawa Alamgiri). Beirut: Dar al-Fikr.